کے ساتھ لوگوں کو فہمائش کریں اور سمجھائیں اور زبان کے ذریعے ان کو ٹوکیں۔ ورنہ یہ بھی گنہ گار ہوں گے۔

تیسرا فریضہ ان کمزوروں کا ہے جو زبان تک سے بھی کسی سے بات نہیں کر سکتے، ان کو نقصان اور اذیت کا اندیشہ ہوتا ہے۔ تو ان کو یہ کمزوری اس وقت ہضم ہو سکے گی جب وہ کم از کم دل سے اس برائی سے نفرت کریں اور برائی کا ارتکاب کرنے والوں سے بیزار رہیں۔

اسلام نے یہ تین درجے مقرر کر کے دراصل ہر بہانے باز کا راستہ بند کر دیا ہے۔ کیونکہ دنیا میں ایسا کوئی انسان نہیں ہے جو تیسرے فریضہ کی بھی ہمت نہ رکھتا ہو اگر مسلم ان اصولوں پر کاربند ہو جائیں تو یقین کیجیے! برائی کو سر چھپانے کے لیے جگہ نہ ملے اور جو برائی باز ہیں وہ سر اونچا کر کے نہ چل سکیں۔ اللھم وفقنا لما تحب و ترضی۔

عبدالرحمٰن عاجزؔ مالیر کوٹلوی

فغانِ مظلوم کی ظالم کے حق میں تیر ہوتی ہے

برے انسان کی ہر ایک جا تحقیر ہوتی ہے
تو نیکی کر کہ نیکو کار کی توقیر ہوتی ہے

یقیں تقدیر پہ رکھتا ہوں اور تدبیر کرتا ہوں
مری تدبیر بھی تو تابعِ تقدیر ہوتی ہے

زباں پر بات لانے سے یہ پہلے سوچ لیں دل میں
نکلتی ہے زباں سے بات جو تحریر ہوتی ہے

مخالف جس قدر گفتار کے کردار ہوتا ہے
اسی مقدار سے گفتار بے تاثیر ہوتی ہے

ترے در پر پہنچ کر بھی زباں کھلتی نہیں میری
تجھے معلوم ہے کیوں شرم دامنگیر ہوتی ہے

کسی پر ظلم کرنا، اپنے اوپر ظلم کرنا ہے
فغانِ مظلوم کی ظالم کے حق میں تیر ہوتی ہے

جسے سُن کر ہر اک سامع کی کل دنیا بدل جائے
اُسے تقریر کہتے ہیں وہی تقریر ہوتی ہے

تقاضا ہے یہی حق کا وہاں حق بات کہہ ڈالو
جہاں حق بات کہہ دینا بڑی تقصیر ہوتی ہے

جو اہلِ عقل ہوتے ہیں، خطا کرتے نہیں قصداً
خطا قصداً کوئی ہو قابلِ تعزیر ہوتی ہے

خلافِ اسلام کے اُس کے قدم اٹھتے نہیں عاجزؔ
کہ جس کے پاؤں میں اسلام کی زنجیر ہوتی ہے